نمبر ۳۵ | مورخہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء | مطابق ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

ہیضہ وغیرہ وبائی امراض کا علاج

فرمودہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دن بوقت ظہر فرمایا۔ کہ "ہیضہ کے لیے ہم تو نہ کوئی دوا بتلاتے ہیں۔ نہ نسخہ۔ صرف یہ بتلاتے ہیں کہ راتوں کو اٹھ کر دعا کریں۔ اور اسم اعظم رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِي وَانْصُرْنِي وَارْحَمْنِي۔ اس کی تکرار نماز کے رکوع۔ سجود وغیرہ میں اور دوسرے وقتوں میں کریں۔ یہ خدا نے اسم اعظم بتلایا ہے"

۹ ستمبر ۱۹۰۳ء کو آپ نے فرمایا۔ کہ "مجھے الہام ہوا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ پھر چونکہ بیماری وبائی کا بھی خیال تھا اس کا علاج خدا تعالےٰ نے یہ بتلایا۔ کہ ان ناموں کا ورد کیا جائے۔ یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ

(الحکم ستمبر ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ لوکل انجمن کی کوشش سے قادیان کے غیر کارکن اصحاب کے ذمہ چندہ خاص اور چندہ جلسہ سالانہ کی جو رقم ماہ ستمبر میں ادا کرنے کے لیے لگائی گئی تھی۔ وہ پوری ہو کر دفتر بیت المال میں داخل ہو چکی ہے

قادیان کے سکولز ۲۰ ستمبر کو موسمی تعطیلات کے بعد کھل جائیں گے۔ احباب کو اپنے بچے مقررہ تاریخ پر بھیجدینے چاہئیں۔ تاکہ ان کی پڑھائی میں حرج واقعہ نہ ہو

سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں میں لیکچر دینے والے اصحاب کے لیے علماء سلسلہ سے مقررہ مضمون پر ضروری نوٹ مرتب کرائے جا رہے ہیں۔ جو چھپوا کر احباب کو بھیجدیئے جائیں گے

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی رپورٹ

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

نومسلموں کی تعلیم و تربیت

الحمد للہ کہ جماعت کی تعلیم و تربیت کا کام باقاعدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ ہر اتوار کے روز ماشاء اللہ اچھا مجمع ہو جاتا ہے۔ تمام احباب کو جن کا تعلق مسجد کے ساتھ ہے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ ہفتہ میں کم از کم ایک روز مسجد میں ضرور آئیں۔ اس متواتر کوشش کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ گو بعض کی رہائش مسجد سے بیس تیس میل کے فاصلہ پر ہے اور آنے جانے میں بہت وقت اور کرایہ پر خاصی رقم خرچ ہو جاتی ہے مگر بجز خاص مجبوریوں کے تمام دوست اتوار کو حاضر رہتے ہیں (بعض ہفتہ میں ایک سے زیادہ دفعہ بھی آتے ہیں) قرآن مجید کا درس مسلسل ہر اتوار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرکا رکوع ۲۰ ختم ہو چکا ہے۔ درس قرآن کے علاوہ کئی مہینوں سے کوئی نہ کوئی اور مفید مضمون بھی سنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اول کشتی نوح کے اقتباسات پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت سنائی گئی۔ اب تحفہ گولڑویہ سنایا جا رہا ہے۔ نومسلموں کے علاوہ جو غیر مسلم مرد۔ عورتیں آ جاتے ہیں۔ وہ بھی درس میں شامل ہوتے ہیں۔ نمازوں کے وقت مسجد میں آ کر ہمیں نماز پڑھتے دیکھتے ہیں۔ اور اسلامی طریق عبادت کی سادگی اور یکسوئی سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ان میں سے اکثر لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم سمجھتے تھے۔ تم لوگ خدا کو نہیں مانتے اور بتوں کی پوجا کرتے ہو۔ جب ان کو بتایا جاتا ہے۔ کہ ہمارا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ صحیح طور پر خدا کو ماننے والے اور اس واحد لاشریک کی عبادت کرنے والے ہم لوگ ہی ہیں۔ تو وہ حیران رہ جاتے ہیں۔

نومسلموں کو نماز کے سبق ہفتہ وار دیئے جاتے ہیں۔ بعض نے نماز ختم کرنے کے بعد جس میں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص شامل ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی بعض دوسری سورتیں یاد کیں اور ماثورہ دعائیں بھی عربی زبان میں سیکھی ہیں۔ عیدالاضحیٰ کے روز جب نماز عصر میں مردوں کے علاوہ درجن ایک عورتوں نے بھی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کی۔ تو اس نظارہ کو دیکھ کر مسٹر عبداللہ یوسف علی صاحب (سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور) نے اس پر خاص طور پر اظہار مسرت کیا۔ کیونکہ اس ملک میں لوگوں کو مسلمان بنانے کی نسبت ان کو اسلامی عبادات کا پابند بنانا بہت زیادہ مشکل ہے۔ اور ہمارا مقصد اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف لوگوں سے اسلام کی عمدگی اور فضیلت کا اقرار کرانا ہے بلکہ ان کو ہر رنگ میں مسلمان بنانا ہے۔

عورتوں سے مصافحہ نہ کرنا

عورتوں کے ساتھ انٹروڈیوس ہونے وقت یا بعد میں بھی اُن سے مصافحہ نہ کرنا ان لوگوں کے لئے گھبراہٹ کا موجب ہوتا ہے۔ اور ہمیں بھی اس کے متعلق کثرت سے معذرت کرنی پڑتی ہے ایک روز عجیب لطیفہ ہوا۔ یہ وہ دن تھا۔ جب انڈیا ہوس کا افتتاح حضور ملک معظم نے کیا۔ اس موقعہ پر مجلس سے تشریف لے جانے سے قبل خود بادشاہ سلامت نیز ملکہ معظمہ نے بعض لوگوں کے ساتھ مصافحے کئے۔ اس روز منجملہ اور لوگوں کے جب لارڈ لیمنگٹن نے اپنی بیوی کا تعارف مجھ سے کرایا۔ تو خاتون موصوفہ نے مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ میں نے عذر کیا۔ تو وہ کہنے لگیں۔ کیا اگر ملکہ معظمہ تمہارے ساتھ مصافحہ کرنا چاہتیں۔ تب بھی تم انکار کرتے۔ میں نے کہا۔ ہمارے لئے ممانعت کا حکم عام ہے۔ اور کوئی تخصیص نہیں۔ اتنے میں لارڈ لیمنگٹن کہنے لگے۔ یہ بہت اچھا حکم ہے۔ اور ایک مثال سنائی کہ کسی دانا کا ایک لڑکا عورتوں کے ساتھ زیادہ اختلاط رکھتا تھا اور باوجود منع کرنے کے باز نہ آتا تھا۔ اور دلیل یہ دیتا۔ کہ مرد عورتیں سب ایک خدا کی مخلوق ہیں۔ اس پر اس کے باپ نے یہ مثال دی کہ دیکھو پانی اور مٹی دونوں خدا کی مخلوق ہیں۔ اور اپنی اپنی جگہ نہایت مفید چیزیں ہیں۔ مگر دونوں کے مل جانے سے کیچڑ بن جاتا ہے۔

خدمت مشن کا شوق

ہمارے دوستوں کے دلوں میں خدمت مشن کا شوق بھی ماشاء اللہ خاص طور پر پیدا ہو رہا ہے۔ مس حمیدہ اور سعیدہ دو بہنوں نے باغیچہ میں سے ایک قطعہ اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ جس کی صفائی درستی اور گھاس کی کٹائی سب ان کے سپرد ہے۔ وہ یہ کام نہایت خوش دلی کے ساتھ کرتی ہیں۔ جن دنوں میں تبدیل آب و ہوا کے لئے مارگیٹ گیا ہوا تھا۔ میری عدم موجودگی میں بھی اپنے فرائض ادا کرنے سے غافل نہ ہوئیں۔ اور مجھے اس بات کی اطلاع بڑے فخر کے ساتھ دی۔ مردوں میں سے مسٹر خیر اللہ ولز چندہ وصول کرنے میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اور فنانشل سکرٹری کا کام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سر انجام دیتے ہیں۔ مسٹر مبارک احمد فیولنگ دفتر کے کام میں معاون ہیں۔ عبدالرحمٰن ہارڈی نقیب ہیں۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور عبدالحمید صاحب (امرتسری) باغیچہ کے ایک قطعہ کی صفائی اور درستی میں اور مہمانوں کی خاطر مدارات میں نہایت قابل قدر امداد دیتے رہے ہیں۔ چوہدری عبدالحمید صاحب جو فارغ التحصیل ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ اپنے ذاتی کیریکٹر کے لحاظ سے نہایت اعلےٰ اور قابل رشک درجہ رکھتے تھے۔ اور بوجہ خلیق اور حلیم الطبع ہونے کے احباب جماعت میں حد درجہ ہر دلعزیز تھے ہر جمعہ اور اتوار کو لازماً مسجد میں آتے۔ اور بہت لمبا وقت یہاں صرف کرتے۔ میرا دل ان کی طرف سے ہر طرح خوش اور مطمئن تھا اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو آمین۔ اب ان کے کام کا زیادہ بوجھ چوہدری اسد اللہ خاں صاحب پر ہے۔ ان کو تبلیغ دینی کا بھی خاص شوق ہے۔ اس میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ اور کوئی موقعہ تبلیغ کا جانے نہیں دیتے۔

بعض وزیٹروں کو دوسرے دوست بھی حتی المقدور تبلیغ کرتے ہیں۔ جن میں ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب۔ مسٹر خیر اللہ ولز اور مبارک احمد فیولنگ قابل ذکر ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ان کے علاوہ مسٹر عبدالعزیز اسمٰعیل صاحب سیال کوٹی ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے بعض مشکل وقتوں میں بڑی خوشدلی اور مستعدی کے ساتھ ہماری خدمت کی ہے۔ اس کے شکریہ میں ان کی کامیابی کے لئے ہمارے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔

گزشتہ دو ماہ میں ایک خاتون Miss Isabella Day نے بیعت کی۔ اس کا اسلامی نام حلیمہ رکھا گیا۔ اس نے سورۃ فاتحہ یاد کر لی ہے۔

تمام ناظرین الفضل کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ہم تمام وابستگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حق میں خاص دعا فرماتے رہا کریں۔

خاکسار فرزند علی عفا اللہ عنہ امام مسجد لنڈن۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۰ء

انگریزی ریویو

ماہ اگست کا انگریزی ریویو لنڈن سے ابھی نہیں آیا۔ اکثر دوست بذریعہ خطوط اس کے نہ پہونچنے کی شکایت کر رہے ہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ ابھی تک شائع ہی نہیں ہوا۔ نہ اگست کا نہ ستمبر کا۔

انگریزی ریویو کے خریدار بہت کم ہیں۔ اور انگریزی دان احباب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

سن رائز

ہفتہ وار سن رائز نہایت شان سے نکل رہا ہے۔ اور عام طور پر اس کی تعریف ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کی پولیٹکل رہنمائی میں اس کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بہت سے احباب کو چٹھیاں بھجوائی گئی ہیں۔ وہ بھی اور جن کے نام کسی وجہ سے نہیں بھیجی جا سکیں۔ وہ بھی اس کی توسیع اشاعت میں بالخصوص حصہ لیں۔ کہ یہی وقت ان کی امداد کا ہے۔ ہمارے انگریزی دان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۵ قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۳۰ء جلد ۱۸

مردم شماری کے متعلق مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے

چونکہ ہندوستان میں ملکی اور سیاسی حقوق کا انحصار ہر مذہب و ملت کے لوگوں کی تعداد پر ہے۔ اس لئے تمام اہل ہند کے لئے اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے مردم شماری ایک نہایت اہم اور ضروری چیز ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمان اس طرف سے بالکل بے خبر اور غافل ہیں۔ بحالیکہ ہندو بہت زیادہ تعداد میں ہونے کے باوجود پوری سرگرمی اور تن دہی سے آئندہ مردم شماری کے متعلق جو تھوڑے عرصہ کے بعد ہونے والی ہے۔ تیاریاں کر رہے ہے۔ اور اپنی تعداد بہت زیادہ قرار دینے کے لئے ہر قسم کی جد وجہد میں مصروف ہیں۔

اچھوت اقوام سے ہندوؤں کا جو سلوک ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور اگرچہ یہ اقوام ابھی تک بہت پس ماندہ اور اپنے حقوق سے قریباً قریباً ناواقف ہونے کے ساتھ ہی ہندوؤں کے جبر اور تشدد کے نیچے دبی ہوئی ہیں۔ تاہم ان میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور ان میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو ہندوؤں سے اپنی علیحدگی پر زور دیتے ہوئے گورنمنٹ سے اپنے علیحدہ حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی ایک حد تک ان کے مطالبہ کی طرف متوجہ ہو رہی ہے۔ لیکن ہندو بڑے زور سے یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان اقوام کو نہ تو ان کے سیاسی۔ تمدنی اور ملکی حقوق دیں۔ اور نہ اپنے سے علیحدہ ہونے دیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ مسلمانوں میں سے بھی جو کچھ ہاتھ آئے۔ اُسے حاصل کرنے کے متمنی نظر آ رہے ہیں۔ اب جبکہ نئی مردم شماری قریب آ رہی ہے۔ ہندو ایک طرف تو کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اچھوت اقوام کو جنہیں ہندو سلوک کے لحاظ سے کتے بلیوں سے بھی ناپاک قرار دیتے ہیں محض اپنی تعداد بڑھانے کے لئے اپنے ساتھ شمار کرائیں۔ اور دوسری طرف اور بھی جو کچھ کر سکتے ہوں۔ کریں۔ اس بارے میں آریہ اخبار "پرکاش" مضامین کا ایک سلسلہ شایع کر رہا۔ اور عجیب وغریب طریق سے ہندوؤں کو مردم شماری میں اپنی تعداد بڑھانے کے گر سکھا رہا ہے۔

"پرکاش" ہندوؤں کو مخاطب کر کے صاف صاف بتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنی تعداد زیادہ درج کرانے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ کیونکہ ہندوستان میں جس مذہب کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ انہی کے ہاتھ میں طاقت ہوگی۔ اور وہی ملک پر حکومت کرینگے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اس کے ہاتھ میں طاقت ہوگی"۔

ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ ہندوستان پر قبضہ جمانے اور اپنی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہوں۔ اور جو موجودہ حکومت کو الٹ دینے کے لئے ناجائز سے ناجائز افعال کا ارتکاب کر رہے ہوں ملک پر حکومت کرنے کی طاقت حاصل کرنے کے اس طریق کے متعلق کس قدر سرگرمی دکھائینگے۔ جس کی نسبت "پرکاش" کا بیان ہے۔

"تعداد بڑھانے کا بہترین موقع مردم شماری ہے۔ اس میں ہینگ لگے نہ پھٹکڑی رنگ چوکھا آنے والا معاملہ ہے۔ کسی کو مذہب کی تبدیلی پر مائل کرنا آسان بات نہیں۔ اس میں بہت کچھ خرچ آتا ہے"۔

ایسی حالت میں ہندو صاحبان اپنی تعداد بڑھانے کے لئے جو کچھ بھی کریں۔ کم ہے۔ اور جس طرح بھی اپنی تعداد میں اضافہ کر سکیں۔ اس سے دریغ نہیں کرینگے۔ چنانچہ اچھوتوں پر تو انہوں نے کھلم کھلا ڈاکہ ڈالنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ لیکن ان کی ان سرگرمیوں سے مسلمان بھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ مردم شماری کے گذشتہ مواقع پر مسلمانوں کو عام طور پر اس قسم کی شکایات پیدا ہوتی رہی ہیں۔ کہ ہندو شمار کنندگان ان کی تعداد صحیح طور پر درج نہیں کرتے رہے ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ کئی علاقوں میں مسلمان کہلانے والی اقوام کو ہندوؤں میں شمار کیا گیا۔ جب پہلے اس قسم کی شکایات پیدا ہو چکی ہیں۔ اور اس وقت پیدا ہو چکی ہیں۔ جبکہ ہندوؤں میں نہ تو اس قدر طاقت حاصل کرنے کا شوق تھا۔ جس قدر اب ہے اور نہ اتنا تعداد بڑھانے کا جوش تھا۔ جتنا اس وقت ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تو اب اس قسم کا خطرہ پیدا ہونے کا پہلے کی نسبت بہت زیادہ احتمال ہے۔ جس میں بہت زیادہ اضافہ اس بات سے ہو جاتا ہے۔ کہ عموماً ہر جگہ شمار کنندگان میں اکثریت غیر مسلموں کی ہوتی ہے۔

ان حالات میں مسلمانان ہند اور خصوصاً ان صوبجات کے مسلمانوں کے لئے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ نہایت ضروری ہے۔ کہ مردم شماری میں اپنی صحیح تعداد درج کرانے کے ابھی سے مکمل انتظامات شروع کر دیں۔ اور جہاں کسی قسم کی بد دیانتی یا سینہ زوری ہوتی دیکھیں۔ فوراً افسران بالا کو اس سے مطلع کریں۔ اور اس کا انسداد کرائیں۔

اس انتظام کی تفصیلات میں اس لئے نہ جاتے ہوئے کہ ان کا اظہار مخالف فریق کے لئے اور راستے تلاش کرنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں جہاں کوئی ایک آدھ گھر بھی مسلمانوں کا ہو۔ معزز اور با اثر اصحاب کو اس کام پر مقرر کرنا چاہئے۔ کہ وہ اپنے سامنے شمار کنندگان کے کاغذات میں مسلمانوں کے نام درج کرائیں اور خود دیکھ لیں۔ کہ اندراج صحیح ہوئے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر انہیں اس کے متعلق کچھ بھی شک وشبہ ہو۔ یا شمار کنندگان ان کے سامنے اندراج نہ کریں۔ یا انہیں اندراج دیکھنے کا موقعہ نہ دیں۔ یا کوئی اور نامناسب سلوک کریں۔ تو اس کی اطلاع ان منتظم اصحاب کو دیں۔ جو انہیں مقرر کریں۔ اور وہ فوراً احکام بالادست کو مطلع کریں۔

اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کو اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہندو جنہیں خود "اچھوت" اور نہایت ہی قابل نفرت قرار دیتے ہیں۔ انہیں کسی قسم کے دباؤ یا لالچ سے اپنے ساتھ شمار نہ کرا سکیں۔ چونکہ یہ اقوام بہت پس ماندہ ہیں۔ ابھی تک ہندوؤں کی مہربانی سے نہایت ادنیٰ حالت میں پڑی ہیں۔ اپنے حقوق اور فوائد سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ ہندوؤں کی دست نگر ہیں۔ اس لئے ذرا سی ترغیب اور تحریص سے بھی اپنے مستقبل اور دیرپا فوائد اور حقوق ترک کر دینے پر آمادہ ہو سکتی ہیں۔ ہندو انہیں مردم شماری میں اپنے ساتھ شمار کرانے میں ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگائیں گے۔ ان کے سایہ تک سے دُور بھاگنے والے انہیں اپنے بھائی اور اپنے عزیز بتائیں گے۔ انہیں حقوق دینے کے بڑے بڑے وعدے کریں گے۔ لیکن یہ سب کچھ محض اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے ہوگا۔

اس حکومت سے ان اقوام کو بچانا نہایت ہی نیکی اور بھلائی کا کام ہے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہیئے۔ کہ اگر وُہ ذلت اور نکبت کی زندگی سے نکلنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا یہی طریق ہے۔ کہ اپنے آپ کو الگ قوم قرار دیں۔ اور ان لوگوں کے پنجہ سے رہائی حاصل کریں۔ جو صدیوں سے ان پر ناقابلِ برداشت مظالم کر رہے ہیں۔ نیز یہ بھی سمجھانا چاہیئے کہ ان کے لیڈر اسی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ کہ اپنی تعداد کے لحاظ سے حکومت سے اپنے حقوق حاصل کریں۔ چنانچہ یو۔پی کے رہنے والے مسٹر ایم۔ سی راجہ جنہیں اچھوت اقوام کے نمائندہ کے طور پر گورنمنٹ نے اسمبلی کا ممبر نامزد کیا تھا۔ انہوں نے سنٹرل کمیٹی میں اچھوت اقوام کے لئے سیاسی اقتدار میں حصّہ کا مطالبہ کرتے ہُوئے انتخابِ جداگانہ ضروری قرار دیا ہے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اچھوت اپنے آپ کو ہندوؤں سے علیحدہ رکھیں اور اپنی تعداد علیحدہ شمار کرائیں ۔

غرض مسلمانوں کو نہ صرف اپنی تعداد صحیح صحیح درج کرانی چاہیئے۔ اور اس کے لئے پُوری کوشش اور سعی سے کام لینا چاہیئے بلکہ اچھُوت اقوام کو بھی ہندوؤں کی دست برد سے بچانا چاہیئے۔

"قرۃ العین" اور "پیغام صلح"

پیغام صلح (۱۱ ستمبر) نے ایک بہائی عورت، قرۃ العین کی نظم اپنے پہلے صفحہ پر نہایت نمایاں اور جلی حروف میں درج کرتے ہوئے اس پر یہ نوٹ لکھا ہے:-

"اس عورت کی نظم کہ جس کو پڑھ کر الفضل کے دو ایڈیٹر قادیان سے بھڑک کر بہائی مذہب میں جا پڑے"۔

قبل اس کے کہ ہم اس بارے میں کچھ عرض کریں۔ معاصر "پیغام صلح" کے "ادارۂ تحریر" اور "ایڈیٹر" صاحب سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ "اس عورت کی نظم کہ جس کو پڑھ کر" سے ان کی کیا مراد ہے۔ اور عورت کو پڑھنے کا محاورہ انہوں نے کب سے ایجاد کیا ہے۔ رہے اس عورت کو پڑھنے والے "الفضل کے دو ایڈیٹر" ان کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ انہیں الفضل میں کچھ عرصہ کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور کبھی چند روز کے لئے قائم مقام ایڈیٹر رہے۔ لیکن جب ان کے عقائد میں فساد دیکھا گیا۔ تو فوراً دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر باہر پھینک دئیے گئے۔ اس سے "الفضل" پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ اول تو الفضل میں ان کی کوئی ذمہ وارانہ حیثیت نہ تھی۔ دوسرے اگر اسلام سے مرتد ہو کر کفر و ضلالت کے گڑھے میں جا پڑنے والوں کی وجہ سے اسلام پر اور احمدیت سے مرتد ہو کر منکرینِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں جا ملنے والوں کی وجہ سے احمدیت پر کوئی حرف نہیں آ سکتا۔ تو عقائد کی خرابی کا علم ہونے پر "الفضل" کے عملہ میں سے جن کو نکالا گیا۔ ان کی وجہ سے "الفضل" پر بھی کوئی الزام نہیں آتا۔ البتہ "پیغام صلح" کے ایڈیٹروں کا "پیغام صلح" میں "اس عورت کی نظم کہ جس کو پڑھ کر الفضل کے دو ایڈیٹر قادیان سے بھڑک کر بہائی مذہب میں جا پڑے" تھے۔ ایسے نمایاں طریق سے شایع کرنا جو شاید ہی کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام کے متعلق اختیار کیا گیا ہو۔ بتاتا ہے۔ کہ کس طرح یہ لوگ "پیغام صلح" میں رہتے ہوئے اس بہائی عورت کا نام جپ رہے ہیں۔ اور کس دیدہ دلیری سے ان لوگوں کو جنہیں اُن کے "حضرت امیر" وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم سے منحرف کر چکے ہیں۔ "اس عورت" کا والا و شیدا بنانے میں مصروف ہیں۔ جن بد قسمتوں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے "قرۃ العین کی ایک غزل" شایع کی ہے۔ کیا بتا سکتے ہیں کہ "الفضل" میں انہوں نے کبھی اس قسم کی جرأت کی۔ عقائد بگڑنے پر انہیں تو سوائے بہائیت کے اور کوئی ٹھکانا نہ ملا۔ اس لئے بالفاظ پیغام وُہ "بھڑک کر بہائی مذہب میں جا پڑے"۔ لیکن "پیغام صلح" کے ایڈیٹر "قرۃ العین" کے نام سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کرتے ہُوئے اور لوگوں کو اس کا والا و شیدا بناتے ہوئے بھی پیغام صلح میں ہی دندنا رہے ہیں ۔

ہندوستان کی وائسرائلٹی کا سوال

موجُودہ وائسرائے ہند لارڈ ارون بالقابہ کی میعاد اپریل ۱۹۳۱ء میں ختم ہوتی ہے۔ اور آپ کی جانشینی کے لئے لارڈ تھامپسن۔ سر ہربرٹ سیموئل اور مارکوئس آف زٹیلنڈ کے نام لئے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں کے متعلق یہ تو ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ اس عہدہ کے لحاظ سے کامیاب ہونگے۔ یا ناکام۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ لارڈ ارون سے زیادہ ہمدرد اور وسیع القلب وائسرائے آج تک ہندوستان کو کوئی نہیں ملا۔ آپ کی دیانت داری۔ اخلاص اور ہندوستان سے دلی ہمدردی اور ہندوستان کی موجُودہ سیاسی گتھی کو سلجھانے کی مخلصانہ مساعی کا آپ کے مخالفوں کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ مسٹر گاندھی اور دیگر کانگریسی لیڈر بھی متعدد بار آپ کی ذاتی شرافت کا اقرار کر چکے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ برطانیہ سے ہندوستان کے تعلقات اس وقت ایسے خوشگوار نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ لارڈ ارون نے ہندوستانیوں کے قلوب میں جگہ حاصل کر لی ہے ۔

ہندوستان کی حالت اس وقت ایسی ہے کہ ہندوستان کے سب سے اعلےٰ حاکم میں انتظام کی قابلیت۔ سیاسی ہنرمندی اور سب سے بڑھ کر ہمدردی اور اخلاص کا ہونا نہایت ضروری ہے اور یہ چیزیں لارڈ ارون میں نمایاں طور پر موجود ہیں۔ اس لئے موجُودہ حالت کے لحاظ سے لارڈ ارون سے زیادہ موزون وائسرائے کا ملنا محال ہے۔ اور آپ کی میعاد حکومت میں توسیع حکومت برطانیہ کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوگی ۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ موجُودہ حالات میں ہندوستان کی وائسرائلٹی کے عہدہ کو سنبھالنا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن موجودہ وائسرائے سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وُہ ذاتی آسائش کو قربان کر کے اپنے ملکی مفاد۔ ہندوستان کے مفاد بلکہ تمام دنیا کے مفاد کے لئے اس عہدہ کی ذمہ واریوں کو اور کچھ عرصہ کے لئے قبول کر لیں گے ۔

اچھُوت اقوام ہندوؤں سے مطالبہ کریں

بمبئی کی تازہ خبر ہے۔ کہ ہندوستانی اچھوتوں کی ایسوسی ایشن کے صدر نے وائسرائے کے پرائیویٹ سکرٹری کو تار دیا ہے جس میں اس بات کے متعلق پروٹسٹ کیا ہے۔ کہ باوجودیکہ ہندوستان میں اچھوتوں کی آبادی سات کروڑ ہے۔ ان کا کوئی نمائندہ گول میز کانفرنس میں منتخب نہیں کیا گیا ۔

یہ مطالبہ اس لحاظ سے تو بالکل جائز ہے۔ کہ اتنی بڑی آبادی کی نمائندگی کا انتظام کرنا گورنمنٹ کا فرض تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ جب تک اچھُوت اقوام ہندوؤں سے اپنے آپ کو قطعاً علیحدہ نہ کر لیں گی۔ اس وقت تک ان کے اس مطالبہ کا پُورا ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ ہندُو اچھوت کی تعداد اپنے ساتھ شامل کر کے دوسری اقوام کی نسبت بہت زیادہ حق نمائندگی حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ گول میز کانفرنس میں بھی جہاں مسلمانوں کو ۱۵- سکھوں کو ۲- پارسیوں کو ۲- اور یوروپینز کو ۵ نشستیں دی گئی ہیں۔ وہاں ہندوؤں کو ان سب کے مجمُوعہ سے بھی زیادہ ۲۶ نشستیں دی گئی ہیں۔ ان میں یقیناً ۷ کروڑ اچھُوتوں کی نشستیں بھی شامل ہیں۔ جن کے بل بوتے پر ہندُو اپنی تعداد ۲۱ کروڑ بتاتے ہیں۔ پس اچھوت جب تک ہندوؤں کی تعداد میں اضافہ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اس وقت تک انہیں حکومت کی بجائے اپنی نشستوں کا مطالبہ ہندوؤں سے کرنا چاہیئے۔ البتہ جب وُہ اپنے آپ کو علیحدہ کر لیں گے۔ اس وقت گورنمنٹ ان کی تعداد کا لحاظ کر کے ان کی نمائندگی کی ذمہ وار ہو سکتی ہے۔ دیکھئے۔ سکھ۔ پارسی اور یوروپینز جن کی تعداد اچھُوتوں کی نسبت بہت کم ہے۔ ان کی نمائندگی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ وُہ اپنے آپ کو علیحدہ قرار دیتے ہیں۔ یہی طریق اچھوتوں کو اختیار کرنا چاہیئے یعنی پہلے ہندوؤں سے علیحدہ اپنی ہستی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور پھر اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔ اس وقت ہر ایک انصاف پسند ہندوستانی ان کی حمایت میں آواز بلند کرنا اپنا فرض سمجھیگا۔ اور حکومت ضرور انہیں حق نمائندگی دیگی۔ آنے والی مردم شماری ان لوگوں کے لئے ایک بہترین موقعہ ہے۔ جس سے انہیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ سے طے کرا لینا چاہیئے کہ انہیں ہندوؤں میں شمار نہ کیا جائے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

کیا ایک شہر میں مختلف مقامات پر جمعہ ہو سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۱۲ ستمبر مقام شملہ

(مرتبہ مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

تشہد اور تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا۔

آج میں اس امر کے متعلق اختصار کے ساتھ کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا جمعہ ایک شہر میں مختلف جگہوں پر ہو سکتا ہے یا نہیں۔ جمعہ کی اصل غرض تو یہ ہے۔ کہ کسی شہر یا دیہات کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر ایسے امور کے متعلق جو جماعت کے اتحاد کے ساتھ یا بحیثیت مجموعی جماعت کے نقائص دور کرنے سے تعلق رکھتے ہوں۔ آگاہی حاصل کریں۔ تا فردی کاموں کے ساتھ ملی فرائض سے بھی مطلع ہو سکیں۔ اس لئے بغیر کسی طبعی یا دینی روک کے ایک شہر میں دو جگہ جمعہ جائز نہیں۔ اگر اس بات کی اجازت دیدی جائے۔ کہ جہاں چند آدمی جمع ہوں۔ وہ مل کر نماز جمعہ پڑھ لیں تو

جمعہ کی اصل غرض

مفقود ہو جاتی ہے۔ پھر ہر شخص اپنے اپنے دائرہ میں اجتماع کر لیا کرے گا۔ اور ملی اجتماع کی صورت مفقود ہو جائیگی۔ ہاں اگر کوئی

مذہبی روک

ہو مثلاً مذہباً ایک فریق دوسرے فریق کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ سکتا ہو۔ تو ایک شہر تو کجا ایک مسجد میں بھی دو جمعے ہو سکتے ہیں۔ اور مسجد کے متولی کی اجازت کے ماتحت یکے بعد دیگرے دونو فریق ایک ہی جگہ نماز جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بعض

طبعی روکیں

بھی ہو سکتی ہیں۔ مثلاً بارش ہو رہی ہو۔ یا بارش وغیرہ کی وجہ سے کیچڑ ہو۔ اور پہنچنا مشکل ہو۔ تو صلوا فی رحالکم۔ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھ لو۔ کی بھی شریعت نے اجازت دی ہے۔ لیکن جب کوئی روک نہ ہو۔ تو اس وقت مختلف جگہ جمعہ کی نماز ہونے کے معنے یہ ہیں۔ کہ جو خاص اغراض و مقاصد اجتماع سے تعلق رکھتے ہیں۔ اُن سے فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جو شخص بغیر کسی جائز روک کے ایسا کرے۔ وہ

قابل سرزنش

ہوگا۔ جو شخص ایک بڑے مقصد کو چھوڑ کر چھوٹے کی طرف آتا ہے۔ وہ بھی قابل سرزنش ہے۔ اور جو شخص چھوٹے مقصد کو رجب اس کے مقابل پر بڑا مقصد نہ ہو) چھوڑتا ہے۔ وہ بھی قابل سرزنش ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دین کی مالی اور جسمانی خدمت بھی کر سکتا ہے۔ تو وہ اگر ان دونو میں سے ایک قسم کی خدمت کریگا۔ اور دوسری قسم کی خدمت نہیں کریگا۔ تو وہ قابل مواخذہ ہوگا۔ اور اگر ایک شخص صرف مالی یا صرف جانی خدمت کر سکتا ہے۔ مگر اسے ترک کرتا ہے۔ تو اس سے اس کے ترک کرنے کی بابت مواخذہ ہوگا۔ اور اگر ایک شخص کسی رنگ میں بھی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اور اس مجبوری کی وجہ سے وہ ہر قسم کی خدمت سے محروم ہے۔ تو جو شخص اس کا نمونہ پیش کرتا ہے۔ اس کا عذر غلط ہے۔ کیونکہ وہ معذور ہے۔ اور یہ معذور نہیں۔ اگر کسی دفتر میں باہر جاکر نماز جمعہ پڑھنے کی اجازت نہیں ملتی۔ تو وہاں کام کرنے والے اس مجبوری کی وجہ سے وہاں ہی جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔ بعض حالات میں

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں

ایک ہی وقت میں مسجد مبارک میں بھی جمعہ کی نماز پڑھی جاتی تھی اور مسجد اقصیٰ میں بھی۔ اور یہ اس صورت میں ہوتا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی تکلیف وغیرہ کی وجہ سے مسجد اقصیٰ میں تشریف نہیں لے جا سکتے تھے۔ جو شخص نماز باجماعت مسجد میں نہیں پڑھتا۔ اور گھر میں ہی بغیر کسی عذر کے نماز پڑھ لیتا۔ اور جماعت کرا لیتا ہے۔ وہ نہ صرف خود مسجد میں نہ جانے اور جماعت میں شامل نہ ہونے کی بنا پر سرزنش کے قابل ہے۔ بلکہ وہ دوسروں کو بھی نماز باجماعت سے روکنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح

نمازوں کے جمع کرنیکا مسئلہ

ہے۔ جو شخص بلا ضرورت نمازیں جمع کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک قابل گرفت ہے۔ لیکن اگر صحیح ضرورت کے موقعہ پر نمازیں جمع کر لی جائیں۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر امام کو یا مقتدیوں کے بیشتر حصہ کو کوئی ایسی وجہ پیش آ جائے جس میں نمازیں جمع کرنا جائز ہو۔ تو اس میں تمام مقتدیوں کے لئے نمازیں جمع کرنا جائز ہوگا۔ اور وہ اس معاملہ میں امام یا مقتدیوں کی کثرت کے تابع سمجھے جائینگے۔ جیسے اگر امام بیمار ہو۔ اور بیٹھ کر نماز پڑھائے۔ تو اس صورت میں مقتدیوں کو بھی ادائگی میں یہی ہدایت تھی۔ کہ وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں۔ لیکن بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمادیا۔ غرض حالات کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔ اور ایک ہی چیز ایک حالت میں اچھی اور دوسری حالت میں بُری ہو جاتی ہے۔ جب انسان ایک بڑی نیکی نہ کر سکتا ہو۔ تو چھوٹی نیکی کرنے سے اسے رُکنا نہیں چاہئے۔ کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا اچھا ہوگا۔ بہ نسبت اس کے کہ بالکل اللہ تعالےٰ کا نام نہ لے۔

مومن کا کام

ہوتا ہے۔ کہ معمولی سے معمولی نیکی بھی حاصل کرے۔ بشرطیکہ بڑی نیکی کے راستے میں روک نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر دو آدمی بھی ہوں تو نماز کے لئے اذان دے لیں کیونکہ اگر اور کوئی اس سے فائدہ نہ اٹھائیگا۔ تو یہ دونوں ہی فائدہ اٹھائینگے۔ اور ان کے دل پر ہی اذان اپنا اثر کریگی:۔

چندہ خاص کے متعلق ضروری اعلان

دفتر بیت المال سے چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص و چندہ عام و حصہ آمد کی جو تحریک سال رواں میں ہوئی ہے۔ اس کی بنا پر بعض احباب کی طرف سے جو رقوم بھیجی جاتی ہیں۔ انکی نسبت احباب صرف یہ لکھ دیتے ہیں۔ کہ ۱۸ فیصدی کے حساب سے اسقدر رقم ارسال ہے۔ دفتر محاسب اس اطلاع کی بنا پر ۱/۲ ۶ فیصدی چندہ عام اور ۱/۲ ۷ فیصدی چندہ جلسہ سالانہ اور ۱/۲ ۴ فیصدی چندہ خاص سمجھکر ۱۸ فیصدی پورا کر لیتا ہے لیکن اس میں کئی دقتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر اسمیں وصیت کی رقم ہوئی۔ تو موصی صاحبان تو اپنے ذہن میں حصہ آمد ادا کر چکے ہونگے۔ لیکن دفتر بہشتی مقبرہ کے مطالبہ پر موصیوں کو شکایت پیدا ہوگی۔ لہٰذا احباب سے گذارش ہے۔ کہ تفصیل کیساتھ رقم بھیجا کریں۔ اگر موصی ہوں۔ تو نام بنام حصہ آمد و جلسہ سالانہ و چندہ خاص کی رقم تفصیل وار جدا جدا لکھی جائیں۔ دوسری دقت یہ ہوگی۔ کہ چندہ خاص میں حصہ آمد کی رقم درج ہونے سے سالانہ بجٹ مقررہ میں کمی پڑیگی۔ کیونکہ بجٹ میں صرف تین مدات شامل ہیں۔ یعنی چندہ عام۔ چندہ مستورات و حصہ آمد۔ پس حصہ آمد کی رقم چندہ خاص میں درج ہونیکی وجہ سے اصل بجٹ میں کمی واقع ہو کر دفتر بیت المال و دفتر بہشتی مقبرہ اور جماعتوں و افراد میں بوجہ وقت پر پوری تفصیل نہ ہونے کے ۱۸ فیصدی کا فقرہ غیر ضروری اخراجات اور شکایات کا موجب بنے گا۔ اسواسطے جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان سے نہایت زور سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ تفصیل میں پوری پوری احتیاط سے کام لیکر ممنون فرمائیں۔

(۲) جن جماعتوں کی طرف سے بجٹ فارم تشخیص ہو کر آیا۔ اور انہوں نے ۳۱ جولائی ۳۸ء تک سہ ماہی اول کی رقم داخل خزانہ کرادی انکے متعلق حضرت کے حضور عرض کر دیا گیا۔ جسکا ذکر حضرت کے اپنے الفاظ میں بھی آگیا۔ لیکن جن دوستوں کیطرف سے بجٹ فارم تشخیص ہو کر نہیں آیا۔ انکے متعلق سہ ماہی اول کا اندازہ کرنا دفتر بیت المال کیلئے بہت ہی مشکل تھا۔ کیونکہ مجلس مشاورت کے تشخیص بجٹ کے قانون نے مشاورت سے پہلے کے غیر تشخیص شدہ بجٹ کو منسوخ ۳۷ء کر دیا تھا۔ بعض احباب نے تشخیص شدہ بجٹ کو بجٹ تسلیم کر رہے ہیں۔ یہ احباب کی غلطی ہے۔ نیز بعض احباب کو یہ بھی غلطی لگی ہے۔ کہ ۳۱ جولائی سنہ ۳۸ء کے بعد کی جمع شدہ رقوم کو سہ ماہی ادا میں شمار کرتے ہیں۔ اور یہ درست نہیں ہے کیونکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات

(از مولٰنا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل)

اسوۂ حسنہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے دِن اور راتیں اگرچہ اس امر میں مساوی اور یکساں ہیں۔ کہ آپؐ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالےٰ کی ذات کو اپنا حقیقی محبوب و مطلوب سمجھتے ہوں۔ دنیا ومافیہا انکی نظر میں ہیچ ہو یا چاہتے ہوں۔ کہ ہیچ ہو جائے۔ اور ان کی نظر بکلی آخرت پر ہو۔ انکے دل اللہ تعالےٰ کی یاد سے منوّر و معمور ہوں۔ اور ان کی زبانوں پر ہر آن اس کا ذکر جاری ہے آپؐ کی ذاتِ اطہر و ازکیٰ بہں اعلےٰ سے اعلےٰ اور اکمل و اجلےٰ نمونہ پیش کرنے کا کفیل ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللّٰہ والیوم الاٰخر وذکر اللّٰہ کثیرًا۔ اے لوگو! تم میں سے ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنی امیدیں پیش کرنے والے ہوں۔ اور یوم آخر انکی آنکھوں کے سامنے رہتا ہو۔ اور کثرت سے اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہوں۔ رسول اللہ کی ذات میں بہترین نمونہ پایا جاتا ہے۔

شادمانی کا سامان

ان امور سے جس طرح آپ کے دن کے اوقات معمور ہونے تھے۔ اسی طرح آپکی راتوں کی گھڑیاں بھی انہی کاموں کے لئے وقف تھیں۔ اور اسی میں آپ کی خوشی کا راز مضمر تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شان میں فرماتا ہے۔ ومن اٰناءِ اللیل فسبح واطراف النہار لعلک ترضٰی۔ اے پیغمبر! رات کے وقتوں میں اور دن کے اطراف وحصص میں اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کر جس پر تیری خوشی اور خوشنودی کا دارو مدار ہے۔

رات اور دِن کے مشاغل میں فرق

مگر آپ کے دن کے مشاغل اور رات کے مشاغل میں ایک امتیاز اور فرق بھی پایا جاتا ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالےٰ نے ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ ان لک فی النہار سبحًا طویلًا (مزمل ع ۱) یعنی دن کے اوقات میں جو نکہ تجھے بہت بڑی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے۔ جو گو سراسر خدا تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر اس میں عملی پہلو غالب ہوتا ہے۔ اور اس کی سرانجام دہی میں تجھے محنت شاقہ اور بہت تگ و دو سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور اس فرض کی ادائگی میں براہ راست لوگوں سے تجھے واسطہ پڑتا ہے۔ اور علیحدگی اور تنہائی میں دعاؤں اور تسبیح و تحمید و ذکر الٰہی کا موقع کم میسر آسکتا ہے۔ اِس لئے مخلوق کے ساتھ معاملت سے فارغ ہو کر خدا تعالےٰ کی جناب میں مناجات اور دعائیں کرنے کا زیادہ تر موقع تجھے رات کے اوقات میں ہی مل سکتا ہے۔ پس رات کے اوقات سے یہ کام لیا کر۔ اور آدھی رات یا اس سے کچھ کم و بیش حصہ قیام اور ناشئۃ اللیل میں بسر کیا کر۔ چنانچہ فرمایا۔ یاایّہا المزّمّل قم اللیل الا قلیلًا نصفہ اوانقص منہ قلیلًا اوزد علیہ یعنی اے وہ شخص جس کے کندھوں پر ایک بھاری بوجھ ڈالا گیا ہے۔ رات کو قیام کر لیا کر مگر کچھ قلیل حصہ۔ (رات کا آرام بھی کیا کر) خواہ آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ۔

ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ امّن ھو قانت اٰناءَ اللیل ساجدًا وقائمًا یحذر الاٰخرۃ ویرجو رحمۃ ربّہ (زمر ع ۱) یعنی کیا وہ شخص جو رات کی گھڑیاں سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑا ہونے کی حالت میں اپنے رب کی عبادت میں گذارتا ہے۔ اور ہر وقت آخرت کا خیال رکھتا ہے۔ اور اپنے رب کی رحمت پر نظر رکھتا ہے۔ (اور کجا اس نعمت سے محروم شخص)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رات کے مشاغل کی تفصیل کی تو اس جگہ گنجائش نہیں ہے۔ اجمالی طور پر بطور نمونہ کسی قدر ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

رات کو کئی کئی بار نماز کے لئے اُٹھنا

(۱) ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ کہ آپؐ کی رات اس طرح گذرا کرتی تھی کہ آپ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد اُٹھکر چند نوافل پڑھتے اور دعائیں کرتے۔ اور پھر لیٹ جاتے۔ پھر اُٹھ کر نوافل پڑھتے۔ اور پھر لیٹ جاتے۔ ہر بار جتنا وقت آپ سوتے قریبًا اتنا ہی وقت نوافل میں گذارتے۔ اور اس طرح سے مجموعی طور پر قریبًا نصف رات آپ کی دعاؤں میں اور نوافل میں گذرتی۔ اور نصف کے قریب سونے اور آرام لینے میں۔

تہجّد میں قرأت کا اندازہ

(۲) حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت اس طرح پر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ کہ آپؐ پہلے تین بار اللّٰہ اکبر کہتے۔ پھر کہتے کہ ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ۔ وہ بہت ہی بڑی حکومت اور بادشاہت کا مالک ہے۔ اس کی شان بہت ہی بڑی ہے۔ اور عظمت اسی کے لئے ہے۔ اس کے بعد آپ نماز شروع کرتے۔ جس کے متعلق میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ پہلی رکعت میں آپؐ نے سورۂ بقرہ ساری کی ساری پڑھی اور اس کے بعد رکوع بھی آپ نے قریبًا اتنا ہی لمبا کیا جتنا لمبا قیام کیا تھا۔ اور پھر رکوع کے بعد اسی طور پر قومہ اور پھر پہلا سجدہ اور پھر قعدہ بین السجدتین اور پھر دوسرا سجدہ۔ غرض ان ارکان میں سے ہر ایک رُکن قریبًا آپؐ کے قیام اور رکوع کے برابر ہی لمبا تھا۔ اسی طرح سے آپ نے چار رکعتیں پڑھیں۔ جن میں آپؐ نے چار سورتیں۔ سورۂ بقرہ۔ سورۂ آلِ عمران۔ سورۂ نساء۔ اور سورۂ مائدہ (اور ایک روایت میں چوتھی رکعت میں سورۂ انعام پڑھنے کا ذکر ہے) پڑھیں:

آخر شب کی ایک دُعا

(۳) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ میں ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہؓ کے گھر جاکر سویا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری اس رات حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھی۔ جب آپ رات کو اُٹھکر نماز پڑھنے لگے۔ تو میں بھی وضو کر کے ساتھ شامل ہو گیا۔ آپؐ نے کل تیرہ رکعت نماز پڑھی۔ اور پھر لیٹ گئے۔ جب لیٹ کر نماز کے لئے اُٹھے۔ تو آپؐ نے جو دعائیں کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ اللّٰھم اجعل فی قلبی نورًا۔ وفی بصری نورًا وفی سمعی نورًا وعن یمینی نورًا وعن یساری نورًا وفوقی نورًا وتحتی نورًا وامامی نورًا وخلفی نورًا واجعل لی نورًا۔ اللّٰھم اجعلنی نورًا۔ اے اللہ میرے دِل میں۔ آنکھوں میں۔ کانوں میں۔ دائیں بائیں۔ اوپر نیچے۔ آگے پیچھے نور ہی نور کر دے۔ اور میرے حصہ میں نور ہی نور ہو۔ اے اللہ خود مجھے مجسم نور بنا دے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی وہ صفت جس کا اظہار انبیاء کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد ہوتا ہے۔ لوگوں کو ظلمات سے نکالکر نور میں لانا ہی ہے۔ پس یہ دُعاء دراصل ایک محیط اور جامع دعاء ہے۔ جو تمام جن وانس پر حاوی ہے۔

عام دُعا

(۴) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ میں ایک دفعہ رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تھا۔ آپؐ نے اُٹھ کر سورۃ آلِ عمران کی آخری رکوع کی آیات پڑھیں پھر مسواک اور وضو کیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھی جس میں آپ نے قیام اور رکوع وسجدہ بہت لمبا کیا۔ پھر لیٹ گئے۔ اسی طرح تین بار آپ نے اُٹھ کر نماز پڑھی اور درمیان میں لیٹ جاتے رہے۔

اس حدیث میں سورۃ آلِ عمران کی جن آیات کا ذکر ہے ان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں ظاہر ہونے والے آسمانی اور زمینی نشانوں کی طرف اشارہ کر کے اور ان سے فائدہ اُٹھانے اور آپ کی تصدیق کرنے والوں اور بالمقابل ان سے فائدہ نہ اُٹھانے والوں کا انجام بتایا گیا ہے۔ اور بد انجام سے بچنے کے لئے بعض دعائیں سکھلائی گئی ہیں۔ ان آیات کو پڑھ کر لوگوں کے لئے آپ دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور متکلم مع الغیر کے صیغہ میں دوسروں کی سیئات کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے حضور میں بالالتزام شفیعانہ التجائیں کرتے تھے کہ یا الٰہی غافلوں کی آنکھیں کھول۔ اور انہیں بُرے انجام سے بچا۔

زمانۂ فتن کے لوگوں کیلئے دعائیں

(۵) ابو ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ مَیں نے دیکھا۔ کہ قریباً ساری رات آپؐ نے اس دعا میں گذاری۔ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفر لھم فانک انت العزیز الحکیم۔ اور یہ وہ دعا ہے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت کے دن اپنی بگڑی ہوئی اُمت کے لئے بطور شفاعت کرینگے۔

تعہد اور تعلیم

(۶) رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نہ صرف عبادت کرتے تھے۔ بلکہ تعلیم وتربیت تعہد ونگرانی اور شفقت علےٰ خلق اللہ کی طرف بھی توجہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے۔ کہ رات کو ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ اور باہر آ کر یکے بعد دیگرے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ یہ دونوں صاحب اس وقت اپنی اپنی جگہ پر نماز میں مشغول تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ بہت پست آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ اور حضرت عمرؓ زیادہ اونچی آواز سے۔ اس کے بعد جب وہ دونو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے انکے پاس سے اپنے گزرنے کا ذکر فرمایا۔ اور نماز میں دونوں کی آواز کی کیفیت بیان فرمائی۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا۔ کہ میں اس خیال سے پست آواز سے پڑھتا ہوں۔ کہ جس ہستی کی جناب میں مَیں اپنی عرض پیش کر رہا ہوں۔ وہ پست سے پست آواز کو بھی اسی طرح سنتی ہے۔ جس طرح بلند آواز کو۔ اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ کہ میری غرض اس سے یہ ہوتی ہے۔ کہ کوئی سوتا ہو۔ تو سُن کر جاگ پڑے۔ اور جاگتا ہو۔ تو اس ذریعہ سے اس کی غفلت دور ہو جائے۔ جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو ارشاد فرمایا۔ کہ کسی قدر بلند آواز سے پڑھا کریں۔ اور حضرت عمرؓ کو فرمایا۔ کہ کسی قدر پست آواز سے پڑھا کریں۔

اِس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھ اُٹھ کر صحابہؓ کے حالات دریافت فرماتے۔ اور تعہد کرتے رہتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں بھی ان کی تعلیم وتربیت آپکے پیش نظر ہوتی تھی۔

نوائب میں سب سے پہلے پہنچنا

(۷) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ رات کو مدینہ شریف میں کسی طرف شور وغل ہؤا۔ جس سے کسی حادثے کا اندیشہ خیال کیا گیا۔ شور سُنکر صحابہ کرامؓ اس طرف دوڑ پڑے۔ جب کسی قدر دور گئے۔ تو دیکھا۔ کہ آگے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرف سے واپس آ رہے ہیں۔ اور ابو طلحہ کے گھوڑے پر بغیر زین کے سوار ہیں۔ اور تلوار لگائی ہوئی ہے۔ آپؐ نے صحابہ سے فرمایا۔ کہ کوئی خوف اور فکر کی بات نہیں۔ اور اس گھوڑے کی نسبت فرمایا۔ کہ گھوڑا کیا ہے۔ ایک سمندر ہے۔

مسامرہ

(۸) رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض اوقات گھر میں رات کو ازواج مطہرہ کی خوشی کی خاطر خوش طبعی کی باتیں بھی کیا کرتے تھے۔ اور ان کے مناسب حال کہانیاں بھی سُنتے اور سناتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ بعض ازواج رات کو بیٹھی آپس میں کچھ باتیں کر رہی تھیں۔ اور ایک دوسری کو متفرق قصے کہانیاں سُنا رہی تھیں۔ اِسی سلسلہ میں ایک نے کہا۔ کہ سب سے اچھی کہانی تو خرافہ والی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ کہ جانتی بھی ہو۔ کہ خرافہ کون تھا۔ وہ بنی عذرہ میں سے تھا۔ اسے کسی دوسرے ملک کے لوگوں نے اپنا اسیر اور غلام بنا لیا تھا۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں چیرہ دست لوگ موقعہ پا کر ایسا کر لیا کرتے تھے۔ وہ ایک عرصہ دراز تک ان میں رہا۔ اس کے بعد انہوں نے اسے اس کی قوم کی طرف واپس بھیجدیا۔ وہ اپنی قوم میں واپس پہنچکر وہاں کے عجیب وغریب واقعات جو اس نے دیکھے تھے۔ بیان کیا کرتا تھا۔

اِسی طرح ام زرع والی حدیث میں گیارہ عورتوں کا جو ایک لمبا قصہ مذکور ہے۔ اور جسے آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے سُنا۔ اور فرمایا۔ کہ کنت لک کابی زرع لام زرع یعنی میرا تمہارے ساتھ اس سے کچھ کم اچھا سلوک نہیں۔ جو ابو زرع کا ام زرع کے ساتھ تھا۔ یہ بھی آپ کے اسی حصۂ سیرت کی ایک مثال ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ آپ جب صبح کی نماز کی سنتیں پڑھ چکتے۔ تو اس وقت اگر میں جاگ رہی ہوتی۔ تو آپ مجھ سے باتیں کرنے لگتے تھے۔ اور اگر میں ابھی سو رہی ہوتی۔ تو آپ بھی لیٹ جاتے تھے۔

رسولِ کریمؐ کا بستر

(۹) حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے۔ کہ میرے والد ماجد حضرت امام زین العابدین نے مجھ سے بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ سے دریافت کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا ہوتا تھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ میرے گھر میں جو آپ کا بستر تھا۔ وہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہی سوال مَیں نے حضرت حفصہؓ سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کہ میرے گھر میں آپؐ کا بستر ٹاٹ کا تھا جسے دوہرا کر دیا جاتا تھا۔ اور اس پر آپؐ سوتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے خیال آیا۔ کہ اگر اس کی چار تہیں کر دی جایا کریں۔ تو کچھ نرم ہو جائے۔ چنانچہ اس کی چار تہیں کر دی گئیں۔ اور آپؐ اس پر سوئے۔ جب صبح ہوئی۔ تو آپؐ نے دریافت فرمایا۔ کہ آج میرے نیچے کیا تھا۔ ہمنے عرض کیا۔ کہ وہی آپؐ کا بستر تھا۔ ہاں ہم نے اس کی تہیں بجائے دو کے چار کر دی تھیں۔ تاکہ نسبتًہ کچھ نرم ہو جائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اسے پھر اسی طرح کر دو۔ کیونکہ اس آرام کی وجہ سے آج نماز تہجد کے لئے پہلے وقت پر میری آنکھ نہیں کھُلی۔

لیٹنے کی کیفیت

(۱۰) براء بن عازب رضؓ سے روایت ہے۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیٹنے لگتے تھے۔ تو اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اپنے دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے۔ رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک۔ اے اللہ محشر کے روز مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ اور حذیفہؓ سے روایت ہے۔ کہ جب آپؐ بستر پر لیٹتے۔ تو کہتے۔ اللّٰھم باسمک اموت واحیی۔ اے اللہ تیرے نام پر ہی میری موت آئیگی۔ اور اسی پر پھر مجھے زندگی ملیگی۔ اور جب سو کر اُٹھتے۔ تو کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ تعریف اللہ تعالےٰ ہی کے لئے سزاوار ہے۔ جسنے ہمیں موت کے بعد پھر زندگی بخشی ہے۔ اور اسی کی طرف متوجہ ہونے کے لئے ہمارا جاگنا اور اُٹھنا ہے:

کروٹ بدلنے کے وقت کی دُعا

سنن نسائی میں مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سوتے وقت کروٹ بدلتے۔ تو کہتے لا الٰہ الا اللہ الواحد القھار۔ رب السمٰوٰت والارض وما بینھما العزیز الغفار۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی ہستی بھی قابل پرستش نہیں ہے وہ یکتا ہے۔ اور ہر ایک پر اس کا کامل تصرف ہے۔ وہ آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو کچھ ان میں پایا جاتا ہے۔ اس کا پروردگار ہے۔ اور غالب اور بہت بخشنے والا ہے۔

قبرستان میں دُعا کرنا

صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے گھر میں ہوتی تھی۔ تو آپ ہمیشہ رات کے پچھلے حصہ میں مقبرہ بقیع کی طرف تشریف لے جاتے۔ اور وہاں جا کر کہتے:۔ السلام علیکم دار قوم مومنین۔ واتاکم ما توعدون غداً مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔ اللّٰھم اغفر لاھل البقیع الغرقد۔ اے جماعت مومنین کے گھر کو آباد کرنے والو! السلام علیکم جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا وہ تم پر آگئی۔ اور ابھی ایک منزل طے کرنی باقی ہے جس کی میعاد تمہارے لئے کل کا دِن ہے۔ اور ان شاء اللہ تعالےٰ ہم بھی تم سے ملنے والے (ہی) ہیں۔ اے اللہ! بقیع کے رہنے والوں کو جو کیکر کے درختوں کے جھنڈ میں آپڑے ہیں۔ بخشدے۔

قبر میں سزا و جزاء

بدقسمتی سے مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو امور دینیہ سے گہری واقفیت نہیں رکھتے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ انسان جب اس دنیا سے اپنی عمر گذار کر چلا جاتا ہے۔ تو اُسے معاً ثواب وعقاب سے واسطہ نہیں پڑتا۔ بلکہ ایک لمبے عرصہ تک جو قیامت تک ممتد ہے۔ بآرام اپنی خوابگاہ میں سوتا رہتا ہے۔ اس عقیدہ کے ماتحت انکا خیال ہے۔ کہ کسی کافر کو بھی قبر میں عذاب نہیں ہوتا۔ بلکہ جو کچھ سزا اُسے ملیگی۔ وہ قیامت کبریٰ کے دِن ملیگی۔ عالم برزخ میں اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

چونکہ ایسا عقیدہ قرآن مجید کی نصوصِ بیّنہ کے خلاف ہے۔ اِس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند وہ آیات درج کر دی جائیں۔ جن سے اس عقیدہ کا ابطال ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سورۃ مومن میں آلِ فرعون کے متعلق فرماتا ہے۔ النار یعرضون علیھا غدوًا وعشیا ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب۔ فرعونیوں پر صبح و شام آگ کا عذاب پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو ہم اپنے ملائکہ کو حکم دینگے۔ کہ آل فرعون کو اس سے بھی سخت تر عذاب میں ڈال دو۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے عذاب کو دو حصّوں میں منقسم کیا ہے ایک وہ عذاب جو قیامت کے دن ملیگا۔ جسے اشد العذاب سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مگر ایک وہ بھی عذاب ہے۔ جو اس اشد العذاب سے پہلے اور قیام ساعت سے قبل انہیں پہنچتا ہے۔ جیسا کہ النار یعرضون علیھا سے ظاہر ہے۔ غرض عذاب کو دو حصّوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جس سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے۔ کہ قیامت کبریٰ سے پہلے بھی مجرمین کو عقاب و عذاب ملا کرتا ہے۔ اور یہی وہ عذاب ہے۔ جسے عذاب قبر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ ملائکہ جب کفار کی ارواح قبض کرتے ہیں۔ تو انہیں کہتے ہیں۔ الیوم تجزون عذاب الھون (انعام ع۱۱) آج کے دِن تمہیں ذلّت و رسوائی کا عذاب دیا جائیگا۔

کتنے صاف الفاظ ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جس دِن انکی روحیں قبض کی جاتی ہیں۔ اسی دِن سے انہیں عذاب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ روح آج قبض کی جائے مگر عذاب قیامت کبریٰ کو ملے۔ اگر یہی صورت ہوتی۔ تو ملائکہ الیوم کہکر آج کی تخصیص کیوں کرتے۔ غرض یہ آیت بھی اس امر پر قطعیّۃ الدلالت ہے۔ کہ جس دِن کوئی کافر مرتا ہے۔ اسی دن سے اس کے اعمال کی سزا شروع ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سورۃ نوحؑ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ نوحؑ کے مخالف اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کر دیئے گئے۔ اور معاً وہ عذاب میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ آتا ہے۔ مما خطیئٰتھم اغرقوا فادخلوا نارًا۔ پس قرآن مجید کی یہ آیات ظاہر کرتی ہیں۔ کہ عالم برزخ سے ہی کفار کو عذاب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں۔ کہ وہ اس جگہ آرام سے سوئے رہیں۔ اور ایک غیر معین عرصہ تک اپنے اعمال کی جواب دہی سے محفوظ رہیں۔ مگر اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ قبر میں صرف عذاب ہی ملتا ہے۔ اعمالِ حسنہ کی جزاء نہیں ملتی۔ کیونکہ قرآنِ مجید سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح کافر کو قبر میں اس کے عذاب سے ایک حصّہ ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مومنوں کو بھی نعماء میں سے بعض حصے عطاء کئے جاتے ہیں۔ سورۃ یٰسین میں ایک مومن کا ذکر کیا گیا ہے۔ جسے کہا گیا۔ ادخل الجنّۃ قال یالیت قومی یعلمون بما غفرلی ربی وجعلنی من المکرمین۔ وفات کے معاً بعد اسے کہا گیا۔ کہ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ داخل ہوا۔ اور اس نے اپنے رب کے احسانات بے پایاں کو دیکھا۔ تو بے اختیار کہہ اٹھا۔ کاش میری قوم بھی جانتی۔ کہ میرے رب نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

پھر ہر نفس مطمئنہ کو اس کی موت کے وقت کہا جاتا ہے۔ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف آ۔ تو راضی و مرضی ہوگا۔ تو میرے بندوں میں شامل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پس ہر مومن اور ہر کافر کے عذاب وثواب کا سلسلہ موت کے معاً بعد شروع ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی یوں تشریح فرمائی ہے۔ کہ مومن کے لئے جنت کی طرف سے اور کافر کے لئے دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ جس سے کافر عذاب اور مومن راحت محسوس کرتا ہے۔ وگرنہ اگر عالم برزخ سے اس سلسلۂ ثواب وعقاب کی ابتداء نہ مانی جائے۔ تو لازم آتا ہے۔ کہ تمام انبیاء عظام اور اولیائے کرام اب تک نعوذ باللہ خواب غفلت میں پڑے ہیں۔ مگر جیسا کہ بتلایا جا چکا ہے۔ یہ خیال بالکل باطل ہے۔ قرآن مجید کی نصوص بیّنہ اس امر پر گواہ ہیں۔ کہ قبر سے ہی عذاب وثواب کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ اس قبر سے مراد وہ قبر نہیں۔ جس میں ہم کسی میّت کو گاڑتے ہیں۔ بلکہ اس سے وہ قبر مراد ہے جس کا ذکر ثم اماتہ فاقبرہ ع۴۴ میں کیا گیا ہے۔ اور وہ وُہی ہے۔ جو عالم برزخ کی ہے۔ دنیا میں تو بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ لوگ ڈوب جاتے ہیں۔ جل جاتے ہیں۔ درندوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مذاہب والے اپنے ہاتھوں اپنے مُردوں کو جلا دیتے ہیں۔ پس کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس مٹی کی قبر میں عذاب و ثواب دیا جائے۔ جبکہ لاکھوں آدمی دفن ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ اور اور طریقوں سے نابود ہو جاتے ہیں۔ غرض قبر سے مراد عالم برزخ کی قبر ہے۔ وہاں ہر ایک کو خواہ وہ مومن ہو یا کافر اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے کھڑا ہونا پڑتا ہے۔

پس پیشتر اس کے کہ وہ دِن آئے۔ جب انسانی اعمال کا خاتمہ ہو۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ انسان نیکی و تقویٰ میں ترقی کرے۔ تا ایسے حال میں وہ اپنے رب کے سامنے پیش ہو۔ جب خدا اس پر راضی ہو۔ اس کا نامۂ اعمال حسنات سے لبریز ہو۔ تا اسے بھی کہا جائے۔

فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔

سیرت نبوی کے جلسے اور دردمندان اسلام

رسالہ ورتمان اور رنگیلا رسول اور ہجو قسم دیگر رسالہ جات و زبانی تقریروں کے ذریعہ اسلام و نبی اسلام فداہ روحی و جسمی کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا گیا۔ یا کیا جاتا ہے۔ وہ محبان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ سوائے ایسا کرنیوالوں کی فطرت کی بدی اور سرورِ دوجہان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ مگر جو بات ان کو اپنے مقصد میں کامیاب بنانے میں ممد ہو رہی ہے وہ سرور کائنات سید جن و انس کی پاک سیرت اور آپ کی مطہر زندگی کے حالات سے ان لوگوں کی ناواقفیت ہے جن کے اندر حضورؐ کے خلاف زہر پھیلایا جاتا ہے۔ چنانچہ اس امر کی تشخیص فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۲۸ء میں یہ اعلان فرمایا۔ کہ آیندہ کے لئے لوگوں کو آپؐ کی پاکیزہ زندگی سے واقف کرنے کے لئے دنیا بھر میں ایک ہی دن جلسے کئے جایا کریں کیونکہ جب ہر خاص و عام چھوٹے اور بڑے۔ جوان اور بوڑھے کو آپؐ کی زندگی کے حالات سے آگاہی ہو جائے گی۔ تو وہ بد باطن لوگ جو بے خبر اور بے علم لوگوں کو اپنا شکار وساوس بنا لیتے ہیں۔ انکی کمریں ٹوٹ جائیں گی۔ اور وہ آیندہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ کر سکیں گے۔ اور اس کا یہ بھی فائدہ مدنظر تھا۔ کہ لوگوں کو جب آپ کی پاکیزہ سیرت کا علم ہو جائے گا۔ تو وہ آپ کے نقش قدم پر چلنے لگ جائیں گے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک کے مطابق گذشتہ دو سالوں میں یہ جلسے ہوئے۔ اور ان کا فائدہ جو پبلک کو بلا امتیاز مذہب و ملت ہوا۔ وہ ان اعلانات سے ظاہر ہے۔ جو اخبارات میں ہوتے رہے ہیں۔

اب کے یہ جلسہ پھر ہونا قرار پایا ہے۔ پہلے تو یہ جلسہ جون کے مہینہ میں کیا جاتا رہا ہے۔ مگر چونکہ وہ دن بعض علاقوں میں سخت گرمی کے اور بعض علاقوں میں سخت بارش کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس دفعہ یہ جلسہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۰ء بروز اتوار ہونا قرار پایا ہے۔ پس وہ لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں انکی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ نہ صرف خود ایسے مبارک جلسوں میں شریک ہوں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی اس مبارک تقریب میں شمولیت کی تلقین کریں۔ اور برابر کرتے رہیں۔ حتیٰ کہ کسی شہر۔ قصبہ یا گاؤں بلکہ کسی کوچہ اور محلہ کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے۔ کہ وہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں خود لیکچر نہ دے۔ یا کم از کم اس جلسہ میں شمولیت اختیار نہ کرے۔ بلکہ اس سلسلہ کو وسیع کرتے ہوئے ہر ایک عاشق رسولؐ کی یہ سر توڑ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ دیگر مذاہب کے پیروؤں مثلاً عیسائیوں سکھوں اور ہندوؤں کو بھی اس جلسہ میں تقریر کرنے اور تقریر سننے کے لئے آمادہ کرے۔

ہر مذہب کے اندر ایسے شریف لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو دیگر مذاہب کے پیشواؤں کی عزت جان و دل سے کرتے اور دوسروں کو اسکی تلقین کرتے ہیں۔ چونکہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف غیر مذاہب والوں ہی کی طرف سے بدزبانی کیجاتی ہے۔ اسلئے جب انہی کے بھائی بند ہمارے جلسوں میں آپکی تعریف و توصیف بیان کرینگے۔ تو اسکا اثر ان لوگوں پر زیادہ اچھا رہیگا۔ مسلمانوں کی طرف سے عید میلاد کے موقعہ پر جلسے کئے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ انمیں ایک قسم کی مذہبی رسوم کا دخل ہے۔ اور وہ قریباً ہوتے بھی مساجد میں ہی ہیں۔ اسلئے ان جلسوں میں غیر مذاہب کے لوگ اس کثرت سے شامل نہیں ہو سکتے۔ کہ جس سے ہماری پیاس بجھے۔ اسلئے ہمارے جلسوں کا مقصد ان جلسہ ہائے عید میلاد سے کلیتہً پورا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ ہمارے جلسے چونکہ ہر قسم کی مذہبی رسوم سے آزاد ایسے رنگ میں کئے جاتے ہیں۔ کہ جیسے چار شریف آدمی اکٹھے ایک جگہ بیٹھ کر حق کو حق کی خاطر بیان کرنے کے طریق سے کسی بھلے آدمی کی بھلائی کا اظہار کر دیں۔ اس لئے ان میں ہر مذہب و ملت کے لوگ شامل ہو کر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

پس ہم ہر فدائی ملت اسلام و شیدائی خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس قسم کے جلسے منعقد کرائیں۔ اور شریف عیسائیوں ہندوؤں اور سکھوں وغیرہ سے بھی ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی حق کو حق کی خاطر بیان کرنیکے لئے ایسے جلسوں میں نہ صرف خود شریک ہو کر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق بیان کریں اور سنیں۔ بلکہ وہ اپنے زیر اثر اور اپنے ہم مذہب و ہم خیال دوستوں کو ساتھ لا کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔

ہم اسلامی پریس سے بھی نہایت پُرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ اس مبارک کام میں اسی پاک رسولؐ کی خاطر تعاون کریں۔ کہ جنکے ناموس کے قیام اور جنکی پاک سیرت کو شہرت دینے کیلئے یہ کام ہم نے ہاتھ میں لیا ہے۔ اور ہماری اس آواز کو ملک کے گوشہ گوشہ میں اپنے اخبارات کے ذریعہ سے پہنچا دیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ والسلام (سکرٹری ترقی اسلام قادیان)

الفضل کے وی پی

جن احباب کا چندہ الفضل ۱۵ اگست تا ۱۴ ستمبر تک ختم ہوتا تھا۔ ان کے نام وی پی کر دیئے ہیں۔ اس دفعہ واپسی انکاری ۶۰ فیصدی نظر آتی ہے۔ جو بہت افسوس کی بات ہے۔ بہی خواہان الفضل سے مخفی نہیں۔ کہ الفضل ہفتہ میں تین بار ۱۲ صفحے حجم کا بروقت مفید و علمی مضامین سے مزین کر کے باقاعدہ پہنچایا جا رہا ہے۔ اور ہمارے اخراجات پہلے سے ڈیوڑھے ہو گئے ہیں۔ اور آپ کے پیہم اصرار سے یہ بوجھ ہم نے اٹھایا ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے۔ کہ الفضل کی خریداری نہ صرف قائم رکھیں۔ بلکہ اس کی اشاعت بڑھائیں۔ کیونکہ موجودہ خریداری سے اس کے اخراجات مالیہ پورے نہیں ہو سکتے۔ اگر ہر مہینے وی پی کرنے پر کچھ خریدار کم ہو گئے۔ تو اور بھی مشکل ہو گی۔ واقعی اس وقت مالی مطالبات زیادہ ہیں۔ مگر یہ کام آپ ہی کو کرنا ہے۔ اور قوموں کی ترقی میں اخبارات کو بڑا دخل ہے۔ اور الفضل ہی کے ذریعے سے آپ کو اپنے امام ہمام کی ہدایات اس دورِ شدائد و ابتلاء میں پہنچتی ہیں۔ پس یاد رکھئے کہ

بہ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

آپ اس وقت تنگی ترشی اختیار کر کے امتحان میں ثابت قدم نکلئے۔ ساحل مقصود قریب ہے۔ اور اس وقت آپ اپنی دینی خدمات کا پھل پائینگے۔ (مہتمم طبع و اشاعت)

جماعت احمدیہ قادیان کا چندہ خاص

نظارت بیت المال نے قادیان کی جماعت کیلئے (کارکنوں کے علاوہ) چندہ خاص کی رقم ماہ ستمبر کیلئے ماہ ۱۹۸ مقرر کی تھی۔ الحمد للہ کہ یہ رقم ۱۴ ستمبر کو داخل خزانہ ہو گئی۔ جزاہم اللہ خیرا۔ امید ہے کہ احباب اکتوبر کے ماہ ۱۹۸ روپے بھی بہت جلد داخل خزانہ کر کے سابقین کا بہترین نمونہ دکھائینگے۔

(قائم مقام ناظر بیت المال)

کارکنان جماعت احمدیہ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

(۱)	پریذیڈنٹ -	مرزا عبد الکریم صاحب
(۲)	سکرٹری مال و وصایا	مرزا محمد حسین صاحب۔
(۳)	؍؍ تعلیم و تربیت	نور الدین صاحب۔
(۴)	؍؍ تبلیغ	منشی محمد جمال صاحب۔
(۵)	محصل چندہ	محمد رمضان صاحب۔

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس:- کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل نہ ٹھیرنا یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے عار فی شیشی۔ علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی للعہ۔ چھ شیشی للعہ ؛

سرمہ نورانی:- آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت عار فی تولہ ؛

دلکشا سنون:- دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے۔ اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور دردِ دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

دلکشا ہیر آئل:- بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عار۔ اور تین شیشی عہ علاوہ محصولڈاک ؛

دلکشا عطر:- ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں کے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لیکر ہے (آٹھ روپے تولہ تک) ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیجکر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کریں۔ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے ؛

ملنے کا پتہ

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

قادیان میں عمدہ باموقعہ مکانات بیع یا رہن ملتے ہیں

ایک بھائی قرض کی مصیبت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اپنے مکانات واقع قادیان فروخت یا رہن کرنا چاہتے ہیں۔ ایک مکان اندرون قصبہ ہے اور سید محمد علی شاہ صاحب کے مکانات کے پاس ہے۔ یہ مکان پختہ ہے۔ اور تین مستقل حصوں میں منقسم ہے۔ بیچ میں ایک چاہ آبنوشی بھی لگا ہوا ہے۔ سامنے راستہ کی طرف دو دکانات ہیں۔ کل رقبہ قریباً ایک کنال ہے۔ قیمت بیع چھ ہزار اور رہن دو ہزار تجویز کی گئی ہے۔ دوسرا مکان بہت زیادہ وسیع اور بیرون قصبہ ریلوے روڈ کے اوپر واقعہ ہے۔ راستہ پر دو دکانات ہیں۔ اندر کے مکان کے تین حصے ہیں۔ ایک عمدہ پھلدار باغیچہ ہے۔ دو چاہ ہیں۔ کل رقبہ کم و بیش آٹھ کنال ہوگا۔ موقعہ نہایت اعلیٰ ہے۔ اس کی قیمت بیع تیس ہزار اور رہن دس ہزار تجویز کی گئی ہے۔ خواہشمند احباب میرے ذریعہ خط و کتابت فرمائیں۔ یہ ہر دو مکانات ٹکڑے ہو کر بھی فروخت یا رہن ہو سکتے ہیں ؛

خاکسار مرزا بشیر احمد ایم۔ اے قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

دسہرہ کی آئندہ تعطیلات کے واسطے واپسی ٹکٹ جو ۱۰ اکتوبر ۳۰ء تک کار آمد ہو سکیں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں کے لئے ۱۹ ستمبر سے ۲ اکتوبر ۳۰ء تک حسب ذیل شرح سے دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ایک طرف کا فاصلہ سو میل سے زیادہ ہو ؛

درجہ	کرایہ
درجہ اول و دوم	۱ ۱/۴ کرایہ
؍؍ درمیانہ	۱ ۱/۲ ؍؍
؍؍ سوم	۱ ۳/۴ ؍؍

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

جے۔ ایچ۔ چینز

چیف کمرشل منیجر

وصیتیں

نمبر ۳۲۵۴ میں پیر محمد عبد اللہ ولد پیر غلام غوث محمد قوم قریشی پیشہ زمینداری عمر ۴۵ سال ساکن گولیکے ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری سالانہ آمد بصورت زمینداری وغیرہ مبلغ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ؛ ۱۷ فروری ۱۹۳۰ء دستخط کاتب پیر بشیر احمد جنرل سیکرٹری بقلم خود ؛

العبد:۔ بقلم خود پیر محمد عبد اللہ موصی۔ گواہ شد:۔ خاکسار غلام غوث محمد والد موصی بقلم خود ؛ گواہ شد:۔ امام الدین امیر جماعت احمدیہ چیچوکی سدد کی بقلم خود ؛

نمبر ۲۹۵۸ میں اللہ رکھی زوجہ لعل دین قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ / ۲۹ جنوری ۱۹۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت بصورت زیور مبلغ دو صد روپیہ۔ مہر دو صد روپیہ ہے اس کے ۱/۴ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میرے ورثا کو اسکے ادا کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ مذکورہ بالا چار صد زیور و مہر کا ۱/۴ حصہ مبلغ یکصد روپیہ میں نے ۱۹۲۹ء میں ادا کر دیا ہے۔ فقط۔ العبد:۔ اللہ رکھی زوجہ لعل دین زرگر۔ گواہ شد:۔ لعل دین زرگر خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر سکرٹری وصایا ؛

نمبر ۳۲۷۹ میں حمیدہ بیگم زوجہ پیر بشیر عالم قوم راجپوت عمر تقریباً ۳۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن گولیکی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مبلغ ۵۰۰ روپیہ جو بصورت زیور میرے پاس موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں میں زر وصیت انشاء اللہ اپنی زندگی میں ہی باقساط ادا کر دونگی۔ اور اگر زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ میری متروکہ جائداد سے وصول کرے۔ اگر میری وفات کے وقت اس جائداد کے علاوہ کوئی اور میری جائداد ثابت ہو۔ تو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی ؛ العبد:۔ حمیدہ بیگم

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مُردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب۔ مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا ؛

ملنے کا پتہ

عبد الرحمٰن کاغانی نو اخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

اکسیر البواسیر

قیمت دو روپے

بواسیر خونی ہو یا بادی۔ مسّے خواہ کتنے ہی تکلیف دیتے ہوں۔ خون سیروں جاتا ہو چند دنوں میں ہر قسم کی بواسیر جڑھ سے دور ہو کر بفضل تعالیٰ شرطیہ دائمی نجات حاصل ہو جاتی ہے

قادیان کا قدیمی مشہور عام اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

چھ ماشہ ایک روپیہ — فی تولہ ۲ روپے

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا نسخہ ہے اور واقعی اسم با مسمّٰی ہے جو متواتر تین سال سے صداقت کی شہرت حاصل کر رہا ہے

دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ سرخی۔ ضعف بصر۔ ناخنہ۔ ککرے۔ خارش۔ پانی بہنا۔ اندھرا تا۔ گوہانجنی وغیرہ وغیرہ۔ غرض کل امراض چشم کا واحد علاج ہی

سُرمہ نور سب سے بالا تر ہے

جناب عبد الرحمٰن خانصاحب عراق سے تحریر فرماتے ہیں:۔ سُرمہ نور استعمال کیا گیا۔ اور تمام دیگر سرمہ جات سے بالاتر اور نہایت مفید پایا۔ میرے خیال میں ہی نہیں بلکہ میرے دوستوں نے بھی از حد تعریف کی کہ سُرمہ نور امراض چشم کیلئے نہایت موزوں اور فائدہ بخش ہے

ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب**

مزارعین کی ضرورت

ایک جگہ بعوض پر چند محنت کش احمدی مزارعان کی ضرورت ہے۔ آفیسر انچارج نیک آدمی ہے مزارعہ وہاں آسودہ حال رہینگے۔ خواہشمند احباب اپنی انجمن کے سیکرٹری صاحبان کی معرفت درخواستیں بھیجکر پتہ وغیرہ دریافت کر لیں ؛

(ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت رشتہ

ایک نوجوان احمدی قوم جٹ قادیان میں لکڑی کی دوکان کرتا ہے۔ بیس پچیس روپے ماہوار آمدنی ہے۔ ذات کا کوئی سوال نہیں۔ شادی کا خواہشمند ہے۔ حاجتمند خط و کتابت کریں۔ بنام محمد بوٹا۔ دوکاندار۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں

——— شملہ سے ۱۲ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ شاہ کابل کا جشن تاجپوشی ۶ اکتوبر کو کابل میں منایا جائیگا۔ جو ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ یہ بھی افواہ ہے کہ شاہ موصوف نے ہندوستان سے بعض اصحاب کو دعوت شمولیت دی ہے۔

——— شملہ سے ۱۲ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ ہندوستانی افسروں کو جاگیریں عطا کرنے کے طریق میں یکم جنوری ۱۹۳۱ء سے تبدیلی ہو جائیگی۔ یعنی ہندوستانی ریاستوں میں رہنے والے افسروں کو جاگیر کے عوض چھ سو روپیہ سالانہ نقد ملا کریگا

——— پونا سے ۱۲ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ آٹھ بجے صبح سر ابراہیم ہارون جعفر سابق رکن کونسل آف سٹیٹ اختلاج قلب کے باعث فوت ہو گئے۔ صدمہ کی وجہ انتخاب میں صرف دو ووٹوں کی کمی سے ناکامی بتائی جاتی ہے۔

——— بمبئی سے ۱۳ ستمبر کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ سی۔ پی کے مختلف اضلاع میں ہندو ان اچھوتوں کو جو سول نافرمانی میں ان کا ساتھ نہیں دیتے۔ سخت تکالیف دے رہے ہیں۔ انہیں مختلف مقامات پر زدوکوب کیا گیا۔ ان کے مکان جلائے گئے ہیں قتل کی دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں۔ عدم تشدد پر کاربند ہونے کا اس سے بڑھکر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

——— الہ آباد کی ایک خبر ہے۔ کہ الموڑہ میں ایک تقریب پر دس ہزار کار بیگار اچھوت جمع ہوئے تھے۔ ہندوؤں نے ان کے خلاف مظاہرے کئے۔ اور ان پر سنگ باری کی۔ اچھوتوں کو اپنا جزو اور بھائی ثابت کرنے کے لئے اس سے بہتر ذرائع اور ہو بھی کیا سکتے ہیں۔

——— لندن کے ایک اخبار نے گول میز کانفرنس میں کانگریس کی عدم شرکت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حکومت برطانیہ کو اب پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے۔ اور مستقل مزاجی سے اس کام کو انجام دینا چاہئے۔ ایک اور اخبار نے لکھا ہے۔ اگرچہ کانگریس اپنی غلطی کی وجہ سے کانفرنس میں شریک نہ ہوئی۔ تاہم ان امور سے قطع نظر نہیں کرنا چاہئے۔ جو کانگریس پیش کرنے کی دعویدار ہے۔ ایک اور اخبار کو کانفرنس کی کامیابی پر یقین نہیں۔ اور ایک کے نزدیک نمائندوں کی فہرست نامکمل ہے۔

——— کانگریسیوں کی ہڑتالوں سے گورنمنٹ کو مالی لحاظ سے جو نقصان ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت بمبئی نے ملازمین کی تنخواہیں کم کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزراء کی تعداد بھی تین کی بجائے دو کر دی جائیگی۔

——— بمبئی سے ۱۴ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ سوسائٹی آف فرینڈز لندن کے ایک ممبر مسٹر ایلیگزینڈر حکومت اور کانگریس میں صلح کرانے کی از سر نو کوشش کر رہے ہیں۔ آپ گاندھی جی سے مل چکے ہیں۔ اور وائسرائے سے ملنے والے ہیں۔ یہ بھی افواہ ہے کہ ممکن ہے۔ حکومت پنڈت موتی لال نہرو سے براہ راست کوئی گفت و شنید شروع کرے۔ شاید یہی وجہ ہے۔ کہ پنڈت جی باوجود رہا ہونے سے انکار کرنے کے رہا ہو کر آ گئے ہیں۔

——— شیلانگ سے ۱۳ ستمبر کی ایک خبر ہے۔ کہ آسام اور دھوبڑی میں ۴ ستمبر کو زلزلہ آیا۔ اس سے مختلف مقامات سے زمین شق ہو کر پانی نکل آیا۔ کئی تالاب ہموار ہو گئے۔ بڑے بڑے پہاڑ پھٹ گئے۔ کئی سرکاری عمارتیں۔ عبادت گاہیں۔ پل ریلوے لائنیں زمین میں دھنس گئیں۔ راجہ صاحب گوری پور کے محلات بھی زمین میں دھنس گئے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہ سب کچھ ۳ منٹ کے اندر اندر ہوا۔ حیرت ہے۔ کہ اس قدر مصائب کے باوجود دنیا بیدار ہو کر عذاب الٰہی کے بواعث پر غور نہیں کرتی۔

——— لندن کی ایک خبر ہے۔ کہ ایک فرانسیسی مشن وسط افریقہ کو اس لئے جا رہا ہے۔ کہ صحرا کو قابل زراعت بنانے کے مسئلہ پر غور کرے۔ سائنسدانوں کا خیال ہے۔ کہ صحرا اعظم کے اندر جھیلیں پوشیدہ ہیں۔ جن پر سے مٹی ہٹا دینے سے آبپاشی میں بہت آسانی ہو سکتی ہے۔

——— چند روز ہوئے جزیرہ سانٹو ڈومنگو (امریکہ) میں جو طوفان آیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ قریباً ۴ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ قبروں سے کفن میں لپٹی ہوئی لاشیں نکل کر پانی پر تیرنے لگ گئیں۔ جنہیں اکٹھی کر کے جلایا گیا۔ ایک کروڑ ۵ لاکھ ڈالر کے نقصان کا اندازہ ہے۔ ایک ہسپتال بیٹھ گیا۔ اور ۲۰ عورتیں اپنے نوزائیدہ بچوں سمیت پیوند خاک ہو گئیں

فاعتبروا یا اولی الابصار

——— مسٹر ایم ٹراٹسکی جو تحریک بالشوزم کا بہت بڑا قائد ہے۔ وہ روس سے نکالا جا چکا ہے۔ اور تمام یوروپین ممالک نے اس کا داخلہ ممنوع قرار دیدیا ہے۔ اب وہ ٹرکی کے قریب بحیرۂ مارمورا میں مقیم ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اب حکومت ٹرکی نے اسے اپنے ملک میں آنے کی اجازت دیدی ہے۔ بلکہ اس کا خیر مقدم کیا ہے۔

——— پچھلے دنوں اٹلی میں جو زلزلہ آیا۔ اس کی وجہ سے گرے ہوئے مکانات کا ملبہ صاف کرتے ہوئے جزیرہ کرماڈیا میں دو ماہ کا ایک شیر خوار بچہ اپنی مردہ ماں کی گود میں صحیح و سالم پایا گیا۔ ماں کا ہاتھ سے گھیرے ہوئے تھا۔ جس کی وجہ سے اسے کوئی چوٹ نہ آئی۔ نہ ملبہ کا دباؤ پڑا۔ جسے خدا رکھے۔ اُسے کون مار سکتا ہے۔

——— روم کی ۱۳ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ایک آتش فشاں پہاڑ کے پھٹ جانے سے اٹلی میں خوفناک تباہی آئی ہے۔ آگ کا سیل رواں نظر آ رہا تھا۔ جس نے بستیوں کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا۔ اور سُرخ چٹانیں قہر الٰہی بن کر دیہات پر گر رہی تھیں۔ انگور اور نارنجی کی پکی ہوئی فصلیں بالکل جل گئیں۔

——— ٹوکیو کی بھی ۱۳ ستمبر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ کل صبح وہاں ایک آتش خیز پہاڑ پھوٹ کر بہنے لگا۔ گرد و نواح کے لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے دُور دُور بھاگ گئے۔ کاش دنیا آنکھیں کھولے۔ اور اس طرح تباہ و برباد نہ ہو۔

——— لاہور سے آمدہ ۱۴ ستمبر کی ایک خبر سے معلوم ہُوا ہے۔ کہ پولیس نے پنجاب میں سازش بم سازی کا جو انکشاف کیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں پولیس کو دریائے راوی کے کنارے جنگل میں ایک قبر ملی جس کی گہرائی بہت کم تھی۔ اور اس کے اندر لاش کو اکڑوں بٹھایا گیا تھا۔ خیال ہے۔ کہ یہ لاش بھگوتی چرن مقدمہ سازش لاہور کے مفرور ملزم کی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص رفقاء کے ساتھ دریا کے کنارے بموں کی آزمائش کے لئے گیا تھا۔ کہ ایک بم اس کے ہاتھ میں پھٹ گیا۔ جس سے موت واقع ہوئی۔

——— بھاگلپور کی ایک خبر ہے۔ کہ گوپال پور ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخاب کے موقعہ پر کانگریسیوں نے یہ دیکھکر کہ ایک تعاونی امیدوار کامیاب ہو رہا ہے۔ گڑبڑ ڈال دی۔ اور کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر مجسٹریٹ۔ امیدوار اور اس کے حامیوں پر حملہ کر دیا۔ جنہوں نے چھُپکر جان بچائی۔ ۴۸ اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ مدعیان عدم تشدد کی کارستانیاں قابل دید ہیں۔

——— اخبار سٹیٹسمین نے لکھا ہے۔ کہ حیدر آباد سندھ میں پکٹنگ کرنے والے والنٹیروں نے کانگریس کے خلاف بغاوت کر کے استعفے داخل کر دیئے ہیں۔ اور بعض نے کانگریس کی پالیسی کے خلاف بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔

——— لاہور سے ۱۴ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ پولیس نے چوروں کی ایک جماعت کا سُراغ لگایا ہے۔ جس نے مغلپورہ ورکشاپ سے قریباً پانسو من تانبا اور پیتل مالیتی ۵۵ ہزار روپیہ چرایا تھا۔

——— گورنمنٹ پنجاب کے دفاتر ۸ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو شملہ میں بند ہو جائینگے۔

——— شملہ سے ۱۵ ستمبر کی اطلاع ہے۔ کہ کرم میں امن و سکون ہے۔ پیواڑ کا لشکر منتشر ہو چکا ہے۔ وزیری اور مسوجی ملکوں میں اتحاد ہو گیا ہے۔

——— پشاور سے ۱۵ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ہز ہائینس مہتر چترال نے چترال اور دروش کے درمیان پہلی موٹر لاری سروس قائم کی ہے۔

——— الہ آباد کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر نصر اللہ خان عزیز مدیر "مدینہ" کو دو مفویانہ مضامین لکھنے کی پاداش میں پندرہ ماہ قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اب اس کے خلاف اپیل کیا گیا تھا۔ جو ۱۳ ستمبر کو الہ آباد ہائیکورٹ سے نامنظور ہو گیا۔

(پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے [illegible] سے شائع کیا)